احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

پیر 26 اپریل 2004ء، 5 ربیع الاول 1425 ہجری - 26 شہادت 1383 ہش جلد 89-54 نمبر 90

پیر 26 اپریل 2004ء

نئی قمیص دے دی

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک سوداگر سے 4 درہم کی ایک قمیص خریدی۔ اسے پہن کر باہر تشریف لائے تو ایک انصاری نے کہا یارسول اللہ یہ مجھے دے دیں۔ آپ نے وہ قمیص اتاری اور اسے دے دی۔

(مجمع الزوائد جلد 9 ص 13 باب فی جودہ)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب تحریر کرتے ہیں۔

جن ایام میں گورداسپور میں مولوی کرم الدین کے مقدمات ہو رہے تھے۔ ایک دفعہ دوران مقدمہ میں خواجہ کمال الدین صاحب نے حضرت کو خط دکھایا۔ جو انہیں اپنے گھر پشاور سے آیا تھا۔ اور اس میں خرچ کی تنگی کا ذکر تھا۔ حضرت نے فوراً پانچ سو روپیہ نقد ان کو دے دیا۔ اور پھر ماہانہ ایک سو روپیہ ماہوار دیتے رہے۔ اور خاص طور پر احباب نے حضرت کی تحریک پر بہت بڑی رقم اخراجات مقدمہ کے لئے بھیجی جو خواجہ صاحب کے پاس رہتی تھی۔ حضرت نے کبھی حساب نہ مانگا۔ اس قسم کے مالی سلوک اور عطاء کے علاوہ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید حضرت مسیح موعود کے لئے ایک قیمتی کوٹ جو افغانی طرز کا تھا لائے۔ خواجہ صاحب نے یہ کہہ کر مانگ لیا۔ کہ حضور یہ کوٹ مجھے عنایت کر دیں۔ کہ میں پہن کر عدالت میں داخل ہوا کروں۔ اور اس کی برکت سے فریق مخالف کے وکیل اور عدالت پر میرا رعب ہو۔ حضور نے ہنس کر یہ کامدار قیمتی چغہ خواجہ صاحب کو دے دیا۔

غرض آپ کی عطا ایک دریائے بیکراں تھی اور آپ کا ہاتھ ابر گوہر بار تھا۔ برستا تھا اور سیراب کر جاتا تھا۔ اور یہ سلسلہ رمضان کے مہینے میں بہت بڑھ جاتا تھا۔ اور مخفی در مخفی طریقوں سے حضور حاجت مندوں کو دیتے رہتے تھے۔ اور قیمتی سے قیمتی چیز دوسروں کو دے دینے میں آپ کو کبھی تامل نہ ہوتا تھا۔ یہ حالت آپ کی زندگی کے تمام حصوں میں پائی جاتی ہے۔ بعثت اور ماموریت سے پہلے بھی یہ اپنی شان میں جلوہ گر ہے۔ چنانچہ میں نے سوانح حیات میں غفارہ یکہ والے کے متعلق لکھا ہے۔ کہ حضرت نے کس طرح پر اس کی شادی کی تقریب پر اس کی مدد بعض زیورات سے کی۔ یہ اکیلی مثال نہیں۔ ایسے بہت سے واقعات ہیں۔ کوئی موقعہ ایسا آپ کو پیش نہیں آیا۔ کہ آپ سے کسی نے کچھ مانگا ہو۔ اور آپ نے نہ دیا ہو۔ یا آپ نے کسی کی حاجت اور ضرورت کو محسوس کر کے بغیر اس کے سوال یا درخواست کے اس کی مدد نہ کی ہو۔ آپ کریم ابن کریم ابن کریم تھے۔

(سیرۃ مسیح موعود ص 322)

احمدی ڈاکٹر صاحبان مجلس نصرت جہاں کے تحت مستقل یا عارضی وقف کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ 17 اکتوبر 2003ء میں فرمایا:۔

"جلسے پر میں نے ڈاکٹروں کو توجہ دلائی تھی کہ ہمارے افریقہ کے ہسپتالوں کیلئے ڈاکٹر مستقل یا عارضی وقف کریں۔ اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حالات بہت بہتر ہیں۔ وہ دقتیں اور وہ مشکلات بھی نہیں رہیں جو شروع کے واقفین کو پیش آئیں اور اکثر جگہ تو بہت بہتر حالات ہیں اور تمام سہولیات میسر ہیں۔ اور اگر کچھ تھوڑی بہت مشکلات ہوں بھی تو اس عہد کو سامنے رکھیں کہ محض للہ اپنی خداداد طاقتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچاؤں گا۔ آگے آئیں اور مسیح الزماں سے باندھے ہوئے اس عہد کو پورا کریں۔ اور ان کی دعاؤں کے وارث بنیں۔ (روزنامہ الفضل ربوہ 16 فروری 04ء)

معلومات اور وقف فارم کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ کرنے کی درخواست ہے۔

سیکرٹری مجلس نصرت جہاں بیت الاظہار بالائی منزل
احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ
فون 04524-212967

اگر میری امت پر گراں نہ گزرتا تو میں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

(حدیث نبویؐ)

فوری ضرورت ہے

دارالضیافت ربوہ میں مندرجہ ذیل آسامیوں کیلئے فوری ضرورت ہے۔

(1) ماہر باورچی۔ جو ہر قسم کے پاکستانی، انگریزی اور چائنیز کھانے پکانے کے ماہر ہوں۔

(2) نان بائی۔ جو ہر قسم کی روٹی پکانے میں مہارت رکھتے ہوں۔

اپنے تجربہ کی اسناد اور امیر صاحب کی سفارش کے ساتھ فوری رابطہ کریں۔ نائب ناظر ضیافت

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

120

پر حکمت نصائح
ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

دعوت الی اللہ میں تدریج

عمرو بن عبسہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہؐ کی بعثت کے ابتدائی زمانہ میں مکہ آیا۔ اس وقت رسول اللہؐ نے ابھی رسالت کا اعلان عام نہیں فرمایا تھا۔ میں نے آپؐ سے پوچھا کہ آپؐ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا میں نبی ہوں۔ میں نے پوچھا کہ نبی کیا ہوتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا (بھیجا ہوا) رسول ہوتا ہے۔ میں نے پوچھا کیا اللہ نے آپ کو بھیجا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا کیا تعلیم دے کر بھیجا؟ آپ نے فرمایا یہ کہ اللہ کی عبادت کی جائے۔ بتوں کو توڑا جائے اور رحمی رشتوں کے حق ادا کیے جائیں۔ میں نے کہا یہ تو بہت اچھی تعلیم ہے۔ اسے کتنے لوگوں نے قبول کیا ہے۔ آپ نے فرمایا ایک آزاد اور ایک غلام (یعنی ابو بکر اور زیدؓ) (اس جگہ حضور نے صرف گھر سے باہر کے مردوں کا ذکر کیا ہے) گھر کی عورت خدیجہؓ اور بچے علیؓ کا ذکر نہیں فرمایا۔

عمروؓ نے اسلام قبول کرلیا۔ وہ کہتے تھے کہ میں گویا مردوں میں چوتھے نمبر پر اسلام قبول کرنے والا تھا۔ پھر میں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا میں یہاں رہ کر آپ کی پیروی کروں؟ آپؐ نے فرمایا ''نہیں تم اپنی قوم میں جا کر اس تعلیم پر عمل کرو۔ البتہ جب تمہیں میرے خروج یعنی ہجرت کا پتہ چلے پھر آ کر میری پیروی کرنا۔''

(دلائل النبوۃ جلد دوم ص168۔ دارالکتب العلمیہ مطبوعہ بیروت)

یہ جھوٹوں کا منہ نہیں

حضرت رحمت اللہ صاحب احمدی تحریر فرماتے ہیں: میرا نام رحمت اللہ خلف مولوی محمد امیر شاہ صاحب قوم قریشی سکنہ موضع بیری ضلع لدھیانہ ہے۔ خدا نے اپنے فضل و رحم سے مجھے چن لیا۔ اور غلامی حضور سے سرفراز فرمایا ورنہ من آنم کہ من دانم۔ تفصیل اس کی یہ ہے: حضرت مسیح موعود نے چند ماہ لدھیانہ میں قیام فرمایا میری عمر اس وقت قریباً 17-18 برس کی ہوگی۔ اور طالب علمی کا زمانہ تھا۔

مجھے وہ نور جو حضور کے چہرہ مبارک پر ٹپک رہا تھا۔ نظر آیا۔ جس کے سبب سے میرا قلب مجھے مجبور کرتا کہ یہ جھوٹوں کا منہ نہیں ہے۔ مگر گرد و نواح کے مولوی لوگ مجھے شک میں ڈالتے۔ اسی اثناء میں حضور کا مباحثہ مولوی محمد حسین بٹالوی سے لدھیانہ میں ہوا۔ جس میں میں شامل تھا۔ اس کے بعد خدا نے میری ہدایت کے لئے ازالہ اوہام کے ہر دو حصے بھیجے وہ سراسر نور و ہدایت سے لبریز تھا۔ خدا جانتا ہے کہ میں اکثر اوقات تمام رات نہیں سویا۔ اگر کتاب پر سر رکھ کر غنودگی ہوگئی تو ہوگئی۔ ورنہ کتاب پڑھتا رہا اور روتا رہا کہ خدایا یہ کیا معاملہ ہے خدا جانتا ہے کہ میرے دل میں شعلہ عشق بڑھتا گیا۔ میں نے مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی سے خط و کتابت کی مگر کوئی تسلی نہ ہوئی۔ آخر میرا دل آستانہ الوہیت پر بہنے لگا تو خدا نے مجھے خواب کے ذریعہ تسلی دی اور حقیقت بتائی تو میں نے بیعت کا خط لکھ دیا۔ مگر بتاریخ 27 دسمبر 1898ء بروز منگل قادیان حاضر ہو کر بعد نماز مغرب بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ خدا کے فضل نے مجھے وہ استقامت عنایت فرمائی کہ کوئی مصائب مجھے تنزل میں نہیں ڈال سکا۔ مگر یہ سب حضور کی صحبت کا طفیل تھا جو بار بار حاصل ہوئی۔ (الفضل 3 / مارچ 2003ء)

مربی کو ہدایات زریں

23 / جنوری 1922ء کی صبح کو حضرت حکیم فضل الرحمن صاحب مغربی افریقہ روانہ ہونے والے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ان کو تحریری اور زبانی ہر دو طرح ہدایات دیں جن کا ملخص تھا: (1) وہاں کی زبان سیکھیں (2) نہایت محبت اور حکمت سے کام لیں (3) وہ قومیں اپنے سرداروں کا بہت ادب کرتی ہیں اس لئے ان سے معاملہ کرتے وقت کوئی ایسی بات نہ ہو جو ان کو بری لگے۔ جب ان کو نصیحت کریں۔ تو علیحدگی میں کریں (4) ان کی دماغی قابلیت کے لحاظ سے تدریجاً علم دین سکھائیں۔ (5) ہمیشہ چست رہیں (6) اپنا کام کرتے وقت دوسروں پر نگاہ مت رکھیں۔ (7) اخلاق کا خاص خیال رکھیں اور حکام سے معاملہ کرتے وقت مناسب ادب سے پیش آئیں۔ (8) افریقنوں کا تاثر ہے کہ دنیا ہم سے نفرت کرتی ہے مگر آپ ان سے محبت کا معاملہ کریں۔ (9) عادات، لباس اور کھانے پینے میں ہمیشہ کفایت مدنظر رہے۔

(تاریخ احمدیت جلد چہارم ص292)

دیوانے لوگ

جوش جنوں میں بک جاتے ہیں کیا کچھ ہم دیوانے لوگ
آپ ہماری بات نہ مانیں، آپ تو ہیں فرزانے لوگ
بستی بستی پھیل چکے ہیں دنیا میں فرزانے لوگ
صحرا میں بھی کوئی نہیں ہے کدھر گئے دیوانے لوگ
حق حق کرتے آتے ہیں جب بستی میں مستانے لوگ
چاروں طرف سے آجاتے ہیں نیزے بھالے تانے لوگ
وقت پڑے تو بن جاتے ہیں اپنے بھی بیگانے لوگ
کتنے انجانے لگتے ہیں یہ جانے پہچانے لوگ
کس کو سلیم اپنا جانیں ہم اس دنیائے فانی میں
چاروں سمت نظر آتے ہیں سب جانے پہچانے لوگ

سلیم شاہجہانپوری

منکسر المزاجی اور ایک خواب کی تکمیل

حضرت قاضی ظہور الدین صاحب اکمل فرماتے ہیں:

حضرت خلیفۃ المسیح الاول جب گھوڑی سے گر کر بستر علالت پر کئی ماہ دراز رہے۔ تو ایک روز (جب کہ میں بھی چارپائی کے پاس کھڑا تھا) فرمایا۔ یہ شیر علی کہاں ہے۔ اسے ہماری فکر نہ ہو۔ ہمیں تو اس کی خیر و عافیت کا ہمیشہ خیال رہتا ہے۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب اس وقت حضرت حکیم الامۃ کے سرہانے بیٹھے تھے۔ یہ سن کر آپ کا چہرہ تو شگفتہ ہوگیا۔ لیکن بولے پھر بھی نہیں۔ کہ میں تو حاضر ہوں۔ کیونکہ حضرت مولوی صاحب ہر روز حاضر ہوتے اور دیر تک بیٹھے دعا میں معروف رہتے اور حضرت کی تکلیف کے خیال سے آہستہ سے السلام علیکم کہہ کر چلے جاتے۔ کیونکہ نمائش مقصود نہ تھی۔

آخر حکیم محمد عمر صاحب نے عرض کیا کہ وہ تو دیر سے آپ کے سرہانے فرش پر بیٹھے ہیں اور روز آتے ہیں۔ (سیرۃ شیر علی ص295)

☆حضرت مولوی شیر علی صاحب جب ترجمۃ القرآن کے سلسلہ میں ولایت تشریف لے گئے تھے۔ ان ایام کا ذکر ہے کہ ایک مرتبہ مجھے ایک لفافہ حضرت مولوی صاحب کی جانب سے موصول ہوا۔ جس میں تحریر تھا کہ بظاہر ابھی میرے آنے کی کوئی خبر نہیں۔ مگر میں نے رویا میں دیکھا ہے کہ میں دارالامان واپس پہنچا ہوں اور آپ کے مکان میں آ کر آپ سے ملاقات کی ہے۔ اور آپ کی پیشانی پر بوسہ دیا ہے۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ آ کر اپنے خواب کو پورا کروں گا۔ اس کے بعد جلد ہی آپ واپس تشریف لے آئے۔ میں اس وقت حسب معمول بیٹھک میں نیم دراز تھا۔ میں نے السلام علیکم کی دلکش آواز سنی اور معاً میری پیشانی پر ہلکا سا بوسہ۔ مجھے اٹھنے کا موقعہ بھی نہ دیا اور چند لمحوں کے لئے میرے پاس چارپائی پر بیٹھ گئے۔

(سیرۃ شیر علی ص296)

پبلشر آغا سیف اللہ ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

عِلم تعبیر الرویا اور اس کے عجائبات

مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

قسط دوم آخر

خوابیں ظاہری صورت پکڑ گئیں

اہل اللہ کا تجربہ ہے کہ خوابیں بسا اوقات ظاہری صورت بھی پکڑ جاتی ہیں۔ چنانچہ تذکرۃ الاولیاء (باب 48) میں لکھا ہے کہ حضرت ابوعبداللہ جلا رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ میں قیام فرماتے۔ کئی دن فاقہ سے رہے بلآخر نڈھال ہو کر روضہ نبویؐ پر حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کے یہاں مہمان آیا ہوں۔ خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے آپ کو روٹی عنایت فرمائی [illegible] آدھی آپ نے کھالی بیدار ہوئے تو باقی آدھی آپ کے ہاتھ میں موجود تھی۔ اسی کتاب میں ایک آتش پرست شمعون کا قصہ درج ہے کہ مرض الموت میں اس نے حضرت حسن بصریؒ سے کہا ستر سال میں نے آتش پرستی کی ہے۔ اب چند سانسیں رہ گئی ہیں کیا تدبیر کر سکتا ہوں؟ حضرت حسنؒ نے کہا تدبیر آسان ہے کہ تو مسلمان ہو جا۔ شمعون نے کہا اگر آپ خط لکھ دیں کہ حق تعالیٰ مجھ پر عذاب نہ کرے گا تو میں ایمان لے آؤں۔ آپ نے خط لکھ دیا۔ شمعون نے کہا بصرہ کے معتبر شخصوں سے اس پر گواہی کرا دیجئے جب گواہی ہو گئی تو آپ نے خط اس کو دیدیا۔ شمعون ہائے ہائے کر کے رویا اور اسلام لے آیا۔ حضرت حسنؒ کو وصیت کی کہ میں مر جاؤں تو آپ اپنے ہاتھ سے قبر میں رکھیں اور یہ خط میرے ہاتھ میں رکھ دیں کہ کل میری یہی حجت ہو گی پھر کلمہ پڑھ مر گیا۔ حضرت حسنؒ نے اس کی وصیت پوری کر دی اور اسے دفن کر دیا۔ بہت سے لوگوں نے اس کی نماز پڑھی۔ حضرت حسنؒ اس رات اندیشہ سے نہ سوئے۔ تمام رات نماز میں رہے۔ آپ ہی آپ کہتے تھے میں نے کیا کیا۔ (۔) مجھ کو اپنے ملک پر کچھ قدرت نہیں خدا کے ملک پر میں نے کیسی مہر کر دی۔ اسی اندیشہ میں سو گئے تو شمعون کو دیکھا کہ شمع کی طرح تاج سر پر اور دھلہ بدن پر پہنے ہوئے ہنستا ہوا مرغزار بہشت پھر رہا ہے۔ پوچھا شمعون تو کیسا ہے۔ کہا کیا پوچھتے ہو جیسا آپ دیکھ رہے ہیں۔ اللہ نے مجھ کو اپنی جنت میں اتارا اور اپنے فضل سے دیدار دکھایا اور جو لطف میرے حق میں فرمایا وہ بیان و عبارت میں نہیں آ سکتا یہ خط لیجئے کہ اس کی حاجت نہیں جب حسنؒ خواب سے بیدار ہوئے تو خط ہاتھ میں دیکھا۔

(ظہیر الاصفیاء ترجمہ اردو تذکرۃ الاولیاء ص 35-36)

جماعت احمدیہ کے ممتاز عالم ربانی حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس اور حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب کے استاد حضرت حافظ روشن علی صاحب کا بیان ہے:-

"ایک دن میں نے ابھی کھانا نہیں کھایا تھا۔ سبق کی انتظار میں بیٹھے بیٹھے کھانے کا وقت گزر گیا۔ حتیٰ کہ ہمارا حدیث کا سبق شروع ہو گیا۔ میں بھوک کی پرواہ نہ کر کے سبق میں مصروف ہو گیا۔ میں بخوبی سبق پڑھنے والے طالب علم کا آواز سن رہا تھا اور سب کچھ دیکھ رہا تھا کہ یکا یک سبق کا آواز مدھم ہوتا گیا اور میرے کان اور آنکھیں باوجود بیداری کے سننے اور دیکھنے سے رہ گئے۔ اس حالت میں میرے سامنے کسی نے تازہ بتازہ تیار کیا ہوا کھانا لا رکھا۔ گھی میں تلے ہوئے پراٹھے۔ اور بھنا ہوا گوشت تھا۔ میں خوب مزے لے کر کھانے لگ گیا۔ جب میں سیر ہو گیا تو میری حالت منتقل ہو گئی اور پھر مجھے سبق کا آواز سنائی دینے لگ گیا مگر اس وقت تک بھی میرے منہ میں کھانے کی لذت موجود تھی اور میرے پیٹ میں سیری کی طرح ثقل محسوس ہوتا تھا اور سچ سچ جس طرح کھانا کھانے سے تازگی ہو جاتی ہے وہی تازگی اور سیری مجھے میسر تھی۔ حالانکہ نہ کسی اور نے مجھے کھانا کھاتے دیکھا تھا"۔

(کلام امیر ص 55 مشمولہ بدر حصہ دوم 31 اکتوبر 1912ء)

خطرناک نظارے اور ایمان افروز تعبیر

کئی خوابوں کے بعض نظارے بظاہر بہت خطرناک دکھائی دیتے ہیں مگر ان کی تعبیر ایمان افروز ہوتی ہے۔ امام اعظم حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور خواب ہے کہ انہوں نے دیکھا کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار اقدس سے حضورؐ کی استخواں مبارک جمع کر رہے ہیں اور ان میں سے بعض کو پسند کرتے ہیں۔ آپ اس خواب کی ہیبت سے بیدار ہو گئے اور معبر اسلام حضرت ابن سیرینؒ کے ایک رفیق سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم اور حفظ سنت میں اس درجہ تک پہنچو گے کہ اس میں متصرف ہو جاؤ گے اور صحیح کو سقیم سے علیحدہ کرو گے۔ چنانچہ یہ خواب لفظاً لفظاً پوری ہوئی۔

(ظہیر الاصفیاء ترجمہ تذکرۃ الاولیاء باب 18 ص 198 ناشر مطبع اسلامیہ لاہور)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے سیرت المہدی حصہ اول ص 109 میں یہ روایت سپرد قلم فرمائی کہ:

"بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ جب گورداسپور میں کرم الدین کے ساتھ حضرت صاحب کا مقدمہ تھا تو ایک دفعہ میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہتا ہے کہ حضرت صاحب کو امرتسر میں سولی پر لٹکایا جائے گا تا کہ قادیان والوں کو آسانی ہو۔ میں نے یہ خواب حضرت صاحب سے بیان کیا تو حضرت صاحب خوش ہوئے اور کہا کہ یہ مبشر خواب ہے۔ والدہ صاحبہ فرماتی تھیں کہ حضرت صاحب سولی پر چڑھنے کی یہ تعبیر کیا کرتے تھے کہ عزت افزائی ہو گی"

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے راقم الحروف کے نام ایک ملفوف میں اسی نوعیت کا ایک دوسرا خواب ارسال فرمایا۔ یہ 20 جون 1962ء کی تحریر ہے خواب اور اس کی تعبیر آپ کے الفاظ مبارک ہی میں درج ذیل ہے:

"مجھے خیال آیا کہ ایک حضرت اماں جان کا خواب جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی پیدائش سے پہلے ایام حمل میں آپ کو آیا تھا وہ بھی لکھ دوں شاید کام آئے۔

حضرت اماں جان نے میرے پاس دو تین بار پرانی باتوں کے سلسلہ میں اس کا ذکر کیا۔ فرماتی تھیں کہ تمہارے بڑے بھائی میاں محمود پیدا ہونے کو تھے تو میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا نکاح "مرزا نظام الدین" سے پڑھا جا رہا ہے مجھے اس خواب کو دیکھ کر اتنا سخت صدمہ تھا کہ میں تین روز برابر روتی رہی نہ کھایا نہ پیا جائے رنج و غم سے برا حال تھا کہ یہ میں نے کیا دیکھا۔ مرزا نظام الدین تو دشمن ہے۔ تمہارے ابا (حضرت مسیح موعود) بہت پریشان ہو کر بار بار پوچھتے مگر میں بتاتی نہ تھی کہ یہ خواب آیا ہے۔ آخر میں نے آپ کے اصرار پر بتایا کہ یہ خواب آیا ہے۔ آپ خوش ہو کر بولے کہ اتنا مبارک اتنا مبشر خواب تم نے تین دن مجھ سے چھپا رکھا اور روتی رہی۔ تمہارے ہاں لڑکا پیدا ہو گا۔ نام پر غور کرنا تھا، وہ مرزا نظام الدین مراد نہیں جو تم سمجھیں وغیرہ۔ غرض ایسی چند باتیں تھیں۔ زیادہ تفصیل الفاظ مجھے یاد نہیں مطلب یہی تھا اماں جان فرماتی تھیں حر تمہارے ابا کو جب اتنا خوش دیکھا اور انہوں نے سمجھایا تب جا کر میرا دل ٹھہرا"

(الفضل 27 اگست 1972ء)

ہر ایک کی استعداد کے مطابق تعبیر

حضرت مسیح موعود نے علم تعبیر کا یہ بنیادی نکتہ بھی بیان فرمایا ہے کہ "ہر شخص کی خواب اس کی ہمت اور استعداد کے موافق ہوتی ہے"

(ملفوظات جلد 3 ص 302)

حضور نے اس نکتہ کی وضاحت میں ایک دلچسپ مثال دی ہے۔ فرماتے ہیں:

"خوابوں کی تعبیر ہر ایک کے حال کے موافق مختلف ہوا کرتی ہے۔ ایک دفعہ ابن سیرین کے پاس ایک شخص آیا اور بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں کوڑے کے ڈھیر پر ننگا کھڑا ہوں۔ ابن سیرین نے کہا کہ اگر کوئی اور شخص کافر یا فاسق اس خواب کو بیان کرتا تو میں اس کی تعبیر اور بیان کرتا مگر تو اس تعبیر کے لائق نہیں۔ اس لئے سن کہ کوڑے اور کھاد سے مراد یہ ہے کہ تیرے صفات حسنہ سب لوگوں پر کھلے ہیں کیونکہ ننگا ہونے سے انسان کا سب ظاہر ہو جاتا ہے اس طرح لوگ تیری خوبیاں دیکھ رہے ہیں۔ تو مطلب اس سے یہ ہے کہ صالح آدمی کی خواب کی تعبیر اور ہوتی ہے اور شقی کی اور" (البدر جلد 1 نمبر 11)

تعبیر الرویا الصغیر لابن سیرین میں ایک حکایت لکھی ہے کہ:

"ایک شخص محمد بن سیرین علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میں اذان دے رہا ہوں تو اس کی تعبیر فرمائی تیرے دونوں ہاتھ کاٹے جائیں گے۔ پھر دوسرا آدمی حضرت کی خدمت میں آیا حالانکہ پہلا شخص ابھی گیا نہ تھا۔ اس نے بھی اسی طرح کا خواب بیان کیا کہ گویا میں اذان دے رہا ہوں تو اس کی تعبیر میں فرمایا کہ تو حج کرے گا۔ اس پر آپ کے ہمنشینوں نے سوال کیا کہ دونوں میں کیا فرق ہے۔ خواب تو برابر تھے تو آپ نے جواب دیا کہ پہلے شخص کو دیکھا تو اس کی پیشانی شرکی پیشانی معلوم ہوتی تھی تو میں نے اللہ تعالیٰ کے اس قول سے تعبیر دی کہ ثم اذن مؤذن (۔) (یعنی پھر ایک آواز لگانے والے نے آواز لگائی کہ اے قافلے والو! تم چور ہو) اور دوسرے شخص کی پیشانی میں نے نیکی کی دیکھی تو اللہ تعالیٰ کے اس قول سے تعبیر بتائی کہ واذن فی الناس بالحج (اور اعلان کر دو لوگوں میں حج کا) چنانچہ جس طرح آپ نے تعبیر بتائی اسی طرح ہوا"

(تعبیر الرویا الصغیر" از محمد بن سیرین طبع دوم۔ مطبعہ مصطفیٰ

الہامی الٰہی و اولادہ، صفحہ 9)

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے حیات قدسی جلد 4 ص119-120 میں اپنا ایک نہایت حقیقت افروز واقعہ لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مولانا صاحب مارچ 1919ء کے جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے قادیان تشریف لے گئے جہاں رات کو آپ نے رویا دیکھی کہ میں حضرت اقدس مسیح موعود کے گھر میں رہتا ہوں اور (ایک بزرگ) کی قیامگاہ بھی دارالمسیح میں ہے اس نے آپ کو خالص مشک سے بھری ہوئی ایک ڈبیہ عطا فرمائی آپ نے زیادہ توجہ سے دیکھا تو اس بزرگ کی جگہ آپ کو سیدنا محمود المصلح الموعود نظر آئے۔ اگلے دن حضرت مصلح موعود نے نماز ظہر و عصر کے بعد "عرفان الٰہی" کے موضوع پر روح پرور لیکچر دیا جو عشاء کے وقت تک جاری رہا۔ تقریر ختم ہوئی تو حضور نے بلند آواز سے اعلان فرمایا کہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نماز مغرب وعشاء کی پڑھائیں گے لیکن لوگ تھکے ہوئے ہیں اس لئے نماز مختصر پڑھائی جائے۔ چنانچہ حضرت مولانا صاحب نے خلیفہ موعود کے ارشاد مبارک کی تعمیل میں ہزار ہا کے مجمع کو نماز مغرب وعشاء پڑھائی۔

اس خواب سے یہ حقیقت نیر النہار کی طرح عیاں ہوتی ہے کہ آسمانی مبشرات کا نزول ہر شخص کے دائرہ استعداد، مقام ومنصب اور روحانی قوت وطاقت کے مطابق ہوتا ہے۔ حضرت مولانا راجیکی کی خواب میں اشارہ صرف حاضرین جلسہ کی امامت کرانا تھا۔

دوسرے شخص کے حق میں خواب کی تعبیر

خواب میں بعض اوقات کوئی شخص دکھایا جاتا ہے مگر وہ چسپاں کسی اور وجود پر ہوتی ہے خصوصاً انبیاء کو جو رویا دکھائی جاتی ہیں ان کا ایک حصہ ان کے خلفاء اور متبعین کے ہاتھوں پورا ہوتا ہے۔ یہ امر دو مثالوں سے واضح ہو جائے گا۔

☆7 ستمبر 1905ء کو حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ:

"ایک دفعہ میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک شخص میرا نام لکھ رہا ہے تو آدھا نام اس نے عربی میں لکھا ہے اور آدھا انگریزی میں لکھا ہے۔ انبیاء کے ساتھ ہجرت بھی ہے لیکن بعض رویا نبی کے اپنے زمانہ میں پورے ہوتے ہیں اور بعض اولاد یا کسی متبع کے ذریعہ سے پورے ہوتے ہیں۔ مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قیصر وکسریٰ کی کنجیاں ملی تھیں تو وہ ممالک حضرت عمرؓ کے زمانہ میں فتح ہوئے"

(ملفوظات جلد چہارم ص362)

(بدر 7 دسمبر 1905ء ص2)

حضرت اقدس کی اس تعبیر کے عین مطابق حضرت مصلح موعود کو ہندوستان سے ہجرت کرنا پڑی اور حضور 31 اگست 1947ء کو پاکستان میں تشریف لے آئے۔ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ذریعہ 1984ء سے ایک نئے دور ہجرت کا آغاز ہوا۔

☆حضرت مسیح موعود نے ایک بار فرمایا کہ:

"ایک دفعہ ہمارے والد صاحب نے ایک خواب دیکھا کہ آسمان سے تاج اترا اور انہوں نے فرمایا یہ تاج غلام قادر کے سر پر رکھ دو (آپ کے بڑے بھائی) مگر اس کی تعبیر اصل میں ہمارے حق میں تھی جیسا کہ اکثر دفعہ ہو جاتا ہے ایک عزیز کے لئے خواب دیکھو اور وہ دوسرے کیلئے پوری ہو جاتی ہے اور دیکھو کہ غلام قادر تو وہی ہوتا ہے جو قادر کا غلام اپنے آپ کو ثابت بھی کر دے۔ اور انہیں دنوں میں مجھ کو بھی ایسی ہی خوابیں آتی تھیں۔ پس میں دل میں سمجھتا تھا کہ یہ تعبیر الٹی کرتے ہیں۔ اصل میں اس سے میں مراد ہوں۔ سید عبدالقادر جیلانی نے بھی لکھا ہے کہ ایک زمانہ انسان پر ایسا آتا ہے کہ اس کا نام عبدالقادر رکھا جاتا ہے"

(ملفوظات جلد پنجم ص158)

قہر وجلال کا جلوہ

بعض خوابوں سے خدا تعالیٰ کے صفات قہر وجلال کا صاف جلوہ نظر آتا ہے جو ...... اور خارق عادت نشان ہوتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود کے ملفوظات میں اس کی دو نہایت تعجب خیز مثالیں ہمیں ملتی ہیں۔ فرماتے ہیں:

☆خدا جب کسی کام کو کرانا ہی چاہتا ہے تو گردن سے پکڑ کر بھی کرا دیتا ہے۔ اس کے نمونے کے عجیب عجیب رنگ ہیں۔ چنانچہ ایک مسلمان بادشاہ کا ذکر ہے کہ اس نے امام موسیٰ رضا کو کسی وجہ سے قید کر دیا ہوا تھا۔ خدا کی قدرت ایک رات بادشاہ نے اپنے وزیر اعظم کو نصف رات کے وقت بلوایا اور نہایت سخت تاکید کی کہ جس حالت میں ہو اسی حالت میں آ جاؤ حتیٰ کہ لباس بدلنا بھی تم پر حرام ہے۔ وزیر حکم پاتے ہی ننگے سر، ننگے بدن فوراً حاضر ہوئے اور اس جلدی اور گھبراہٹ کا باعث دریافت کیا۔ بادشاہ نے اپنا ایک خواب بیان کیا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ ایک حبشی آیا اور اس نے گنڈاسے کی قسم کے ایک ہتھیار سے مجھے ڈرایا اور دھمکایا ہے۔ اس کی شکل نہایت پُر ہیبت اور خوفناک ہے۔ اس نے مجھے کہا ہے کہ امام موسیٰ کو ابھی چھوڑ دو ورنہ تمہیں ہلاک کردوں گا۔ اور اسے ایک ہزار اشرفی دے کر جہاں اس کا جی چاہے رہنے کی اجازت دو۔ سو تم ابھی جاؤ اور امام موسیٰ رضا کو قید سے رہا کر دو۔ چنانچہ وزیر اعظم قید خانہ گئے اور قبل اس کے کہ وہ اپنا عندیہ ظاہر کرتے امام موسیٰ رضا بولے کہ پہلے میرا خواب سن لو۔ چنانچہ انہوں نے اپنا خواب یوں بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بشارت دی ہے کہ تم آج ہی قبل اس کے کہ صبح ہو قید سے رہا کئے جاؤ گے۔ غرض یہ ہیں خدا تعالیٰ کے اقتداری نشانات"۔

(ملفوظات جلد پنجم ص493)

☆شیخ نظام الدین کا ذکر ہے کہ ایک دفعہ بادشاہ کا سخت عتاب ان پر ہوا اور حکم ہوا کہ ایک ہفتہ تک تم کو سخت سزا دی جائے گی۔ جب وہ دن آیا تو وہ ایک مرید کی ران پر سر رکھ کر سوئے ہوئے تھے۔ اس مرید کو جب بادشاہ کے حکم کا خیال آیا تو وہ رویا اور اس کے آنسو شیخ پر گرے۔ جس سے شیخ بیدار ہوا اور پوچھا تو کیوں روتا ہے اس نے اپنا خیال عرض کیا اور کہا کہ آج سزا کا دن ہے۔ شیخ نے کہا کہ تم غم مت کھاؤ ہم کو کوئی سزا نہ ہوگی۔ میں نے ابھی خواب میں دیکھا ہے کہ ایک مارکھنڈ گائے مجھے مارنے کے واسطے آئی ہے میں نے اس کے دونوں سینگ پکڑ کر اس کو نیچے گرا دیا ہے چنانچہ اسی دن بادشاہ سخت بیمار ہوا اور ایسا سخت بیمار ہوا کہ اسی بیماری میں مر گیا"۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 386)

☆مربی انڈونیشیا مولانا محمد صادق صاحب سماٹری کا بیان ہے کہ:

"جنوب مشرقی ایشیا کی جنگ کے ختم ہونے میں چند ماہ باقی رہ گئے ایک روز ایک شخص ہمارے ایک احمدی دوست کے پاس آیا اور کہا کہ مولوی محمد صادق صاحب کے متعلق یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ جس وقت اتحادی فوجیں سماٹرا یا جاوا کے کسی حصہ پر چڑھ آئیں اسی وقت ان کو گرفتار کر لیا جائے گا ...... یہ خبر سنتے ہی میں نے جماعت کو تحریک کی کہ وہ بیس دن متواتر تہجد کی نماز ادا کریں اور ہر سوموار اور جمعرات کے روزے رکھیں ...... جب تیسری رات تہجد کی نماز پڑھ کر صبح سے قبل میں تھوڑی دیر کے لئے لیٹ گیا تو مجھے خواب میں بڑے موٹے حرف میں لکھا ہوا دکھائی دیا کہ کتاب دانیال کی پانچویں فصل پڑھو ...... مغرب کی نماز پڑھ کر میں نے بائبل کا مذکورہ حوالہ پڑھا جس میں بلطشر نبی بخت نصر کے متعلق ذکر ہے اور آخر میں لکھا ہے کہ خدا نے اسے ایک خواب دکھایا جس کے متعلق دانیال نبی نے خدا سے پوچھا اور اس کی تعبیر بیان کی اس خواب کے الفاظ یہ ہیں: کہ بلطشر کی حکومت کا خاتمہ قریب آ پہنچا ہے۔ خدا نے اسے تولا۔ وہ ہلکی نکلی اب اسے مٹا کر فارسی حکومت کو اس کی جگہ قائم کر دیا جائے گا۔ میں نے یہ خواب بعض ہندو اور سکھ دوستوں کے سامنے بھی بیان کی اور بعض چیدہ چیدہ احمدی دوستوں کو بھی بتایا اس کے بعد خدا تعالیٰ نے حالات کو ایسا پلٹا دیا کہ چند ماہ میں ہی حکومت جاپان تباہ ہوگئی۔

دراصل جاپانی حکومت نے 14 اگست 1945ء ہی کو شکست مان لی تھی مگر اس نے سماٹرا اور جاوا میں 22 اگست کو یہ شائع کیا کہ ہمارے بادشاہ نے رعایا پر شفقت کی نظر کرتے ہوئے انگریز اور امریکہ سے صلح کر لی ہے۔ جس دن یہ پمفلٹ شائع ہوا اسی دن میں سردار جوگندر سنگھ صاحب ہری برادرز ہاؤنگ کی دکان پر گیا وہاں ایک عالم حسن فوأد بھی تھے انہوں نے مجھ سے مخاطب ہو کر کہا "مبارک ہو" میں نے کہا "خیر مبارک" مگر بتایئے تو سہی یہ مبارک کیسی؟ انہوں نے کہا آپ کے متعلق فیصلہ ہو چکا تھا کہ آپ کو 23-24 اگست 1945ء کی رات کو سزائے موت دیدی جائے مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو بچا لیا کیونکہ بلیک لسٹ میں آپ کا نام بھی درج ہے"۔

(ریویو آف ریلیجنز اردو جنوری 1947ء)

مشترکہ خوابیں اور تواردات

عالم رویا کے تواردات وعجائبات میں ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ کشف والہام کی طرح خوابیں بھی مشترک ہوتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود کے عہد مبارک میں اس کی کئی مثالیں ہمیں ملتی ہیں۔ اخبار الحکم 24 اگست 1907ء ص3 میں لکھا ہے کہ صبح نماز سے پہلے حضور نے دیکھا کہ ایک بڑا ستارا ٹوٹا ہے۔ اسی روز حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو بھی خواب آیا کہ آسمان پر ستارے ٹوٹتے ہیں۔

(تذکرہ طبع سوم ص726)

اسی طرح بدر 27 اپریل 1905ء ص1 پر لکھا ہے:

"رویا میں دیکھا ایک سفید کپڑا ہے اس پر کسی نے ایک طشتری رکھ دی ہے۔ اس کے بعد الہامات ذیل ہوئے فتح نمایاں لنا مع الافواج اتیک بغتۃ خدا تعالیٰ ہمیشہ انبیاء کی امداد فرشتوں کے ذریعہ سے کرتا ہے جو لوگوں میں نیکی کی ترغیب پیدا کرتے ہیں اور حق کی طرف راہ دکھاتے ہیں۔ اسی شب صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب نے خواب میں دیکھا تھا کہ حضرت کو انی مع الافواج اتیک بغتۃ الہام ہوا ہے صبح انہوں ذکر کیا تو معلوم ہوا بے شک یہ الہام ہوا ہے۔ (تذکرہ طبع دوم ص539)

حضرت مصلح موعود نے تفسیر کبیر سورہ زلزال ص447 پر یہ واقعہ بڑی شرح وبسط سے تحریر فرمایا ہے جس سے خدا تعالیٰ پر زندہ ایمان اور اس کی صفت تکلم پر زندہ یقین پیدا ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود کی تاکیدی نصیحت

بالآخر یہ بتانا از بس ضروری ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود نے اپنی تحریرات اور ملفوظات میں نہایت کثرت، تواتر اور زور کے ساتھ جماعت احمدیہ کو نصیحت فرمائی ہے کہ محض خوابیں کچھ چیز نہیں جب تک کہ انسان خدا کی نگاہ میں پورے تذلل، عاجزی اور نیستی کے ساتھ اس میں فنا ہو کر دوبارہ زندگی نہ حاصل کرلے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

"جب تک کہ کسی انسان کو پوری مقدار معرفت

کے ساتھ حاصل نہ ہو تب تک یہ خوابیں کچھ شے نہیں۔
(ملفوظات جلد پنجم ص 421)

خوابوں پر ناز نہ کرو خصوصاً ایسی حالت میں کہ حدیث میں اضغاث احلام اور حدیث النفس کا ذکر موجود ہے یہ کوئی چیز نہیں .... جب تک انسان محض خدا کا نہ ہو جائے یہ کچھ بھی چیز نہیں"
(ملفوظات جلد پنجم ص 105-106)

بعض لوگ

"ہماری جماعت کے آدمیوں کو چاہئے کہ ایسی باتوں سے دل ہٹالیں۔ قیامت کے دن خدا تعالیٰ ان سے یہ نہیں پوچھے گا کہ تم کو کس قدر الہام ہوئے تھے یا کتنی خوابیں آئی تھیں بلکہ عمل صالح کے متعلق سوال ہو گا کہ کس قدر نیک عمل تم نے کئے ہیں۔ الہام وحی تو خدا کا فعل ہے کوئی انسانی عمل نہیں۔ خدا تعالیٰ کے فعل پر اپنا فخر جاننا اور خوش ہونا جاہل کا کام ہے"
(ملفوظات جلد 5 ص 421)

حضرت مصلح موعودؓ نے "حقیقۃ الرؤیا" کے آخر میں حضرت مسیح موعودؑ کی اس نصیحت کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:

"جب تک کسی کو مکالمہ کا خاص درجہ حاصل نہ ہو اور وہ خاص درجہ محدثیت وصدیقیت یا ماموریت و نبوت کا درجہ ہے اس وقت تک خطرہ ہے کہ ایسا شخص خوابوں اور الہاموں پر فخر کر کے عجب کی مرض میں گرفتار ہو جاوے اور اس طرح بجائے ترقی کے الہام اسے اسفل السافلین میں گرانے کا موجب ہو جاویں"
(حقیقۃ الرؤیا طبع اول ص 90)

28 اپریل 1904ء کا ذکر ہے کہ ایک نوجوان حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے کچھ رؤیا اور الہامات سنائے جب وہ سنا چکا تو حضور نے فرمایا:

"میں تمہیں نصیحت کے طور پر کہتا ہوں اسے خواب یاد رکھو کہ ان خوابوں اور الہامات پر ہی نہ رہو بلکہ اعمال صالحہ میں لگے رہو۔ بہت سے الہامات اور خواب سیر و پھل کی طرح ہوتے ہیں جو کچھ دنوں کے بعد گر جاتے ہیں اور پھر کچھ باقی نہیں رہتا ہے......... بلعم کتنا بڑا آدمی تھا۔ مستجاب الدعوات تھا۔ اس کو بھی الہام ہوتا تھا لیکن انجام کیسا خراب ہوا۔ اللہ تعالیٰ اسے کتے کی مثال دیتا ہے اس لئے انجام کے نیک ہونے کے لئے مجاہدہ اور دعا کرنی چاہئے اور ہر وقت لرزاں ترساں رہنا چاہئے......... مومن کی صحیح رویا کی تعبیر یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق ہو۔ اس کے اوامر و نواہی اور وصایا میں پورا اترے اور ہر مصیبت و ابتلا میں صادق مخلص ثابت ہو"
(ملفوظات جلد سوم ص 638)

مبارک ہے وہ شخص جو ان پاک باتوں پر عمل پیرا ہوتا ہے جو خدا نے بتائیں اور حضرت مسیح موعودؑ کے مبارک ہونٹوں سے نکلیں!!!
(الفضل 25 تا 28 اگست 77ء)

اعلان دارالقضاء

(مکرم محمد سعید احمد لون صاحب بابت ترکہ طاہرہ سعید لون صاحبہ)

○ مکرم محمد سعید احمد لون صاحب ولد مکرم فضل کریم لون صاحب مقیم لندن حال ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میری اہلیہ محترمہ طاہرہ سعید لون صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پا چکی ہیں۔ قطعات نمبر 51-50 واقع مبارک ٹاؤن ربوہ بر قبہ فی قطعہ 5 مرلہ 39 مربع فٹ ان کے نام ہیں۔ یہ قطعات میری بیٹی محترمہ رضیہ طاہر صاحبہ (زوجہ مکرم کلیم احمد طاہر صاحب) کے نام منتقل کر دیئے جائیں۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) مکرم محمد سعید لون صاحب (شوہر)
(2) مکرم مسعود احمد لون صاحب (پسر)
(3) محترمہ زاہدہ لون صاحبہ (دختر)
(4) محترمہ رضیہ طاہر صاحبہ (دختر)

بذریعہ اشتہار ہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔
(ناظم دارالقضاء ربوہ)

کبھی ویسی تکلیف نہیں ہوئی

مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ سیکرٹری تربیت دارالعلوم شرقی حلقہ برکت تحریر کرتی ہیں کہ 1986ء کا واقعہ ہے کہ میں شدید بیمار ہو گئی تھی۔ بیماری میں دورے پڑتے تھے۔ اور دن رات میں کئی کئی دفعہ یہ حالت ہو جاتی تھی نیز ہر دورہ کے وقت معلوم ہوتا کہ یہ زندگی کا آخری دورہ ہے بہت سے ڈاکٹرز کو دکھایا کئی دفعہ E.C.G بھی ہوئی۔ بے شمار دوائیاں اور ٹیکے وغیرہ لگوائے۔ مگر بیماری کو ذرہ بھی فرق نہیں پڑتا تھا۔ بلکہ ایک دن تو سب گھر والے بہت پریشان ہو گئے کہ شاید آج کیا ہو جائے گا۔ گھر والوں نے آخری حربہ سمجھتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو ساری کیفیت کے ساتھ خط برائے دعا لکھ دیا۔ خدا گواہ ہے کہ اس خط لکھ دینے کے بعد مجھے تکلیف میں کمی محسوس ہونے لگی۔ میں جو بیماری سے نحیف ہو چکی تھی کھانا پینا تک چھوٹ چکا تھا۔ میں بستر سے اٹھ کر چلنا پھرنا شروع ہو گئی۔ تقریباً دو ہفتے بعد خط کا جواب آیا جس میں ہومیو پیتھی ادویات کا نسخہ بھی تھا اور یہ پر شفا اور پر تاثیر الفاظ کہ "میں نے دعا بھی کی ہے انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو آرام آ جائے گا" خدا جانے کیا تاثیر تھی میرے پیارے آقا کی دعا میں کہ خدا کی قسم میں نے جونہی خط پڑھا میرے سارے جسم میں سر سے پاؤں تک ایک لہر سی گھوم گئی۔ اور میں اپنے آپ کو مکمل شفایاب سمجھنے لگی آپ کا تحریر کردہ نسخہ استعمال کیا۔ آج 16-17 سال ہو گئے ہیں۔ مجھے کبھی ویسی تکلیف نہیں ہوئی۔

عبدالقدیر قمر صاحب

چوہدری عبدالرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ

المعروف سی اے رحمٰن

مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب بچپن سے ہی بہت ہونہار۔ ذہین۔ نمازوں میں شغف رکھنے والے۔ تعلیمی میدان میں سرگرداں اور والدین کے فرمانبردار تھے۔ بعد ازاں آپ ایک قد آور شخصیت کے روپ میں ابھرے۔ انتہائی شگفتہ مزاج، حاضر جواب اور شفیق اور مہربان تھے۔ ان کی زبان شیریں اور گفتگو دلنشیں ہوتی۔ آپ کی دلکش و دلآویز شخصیت کی بعض جھلکیاں ملاحظہ فرمایئے۔

موصوف صاحب ثروت و دولت تھے۔ مگر وہ اس دولت کو فخر و عجب یا تکبر یا لہو و لعب میں صرف نہیں کرتے تھے۔ بلکہ اس دولت کو راہ خدا میں لٹانا سعادت ابدی جانتے تھے۔ بیت الذکر احمدیہ گل روڈ کی جگہ انہوں نے خرید کر جماعت کو دی۔ لوہری والا گوجرانوالہ کی بیت الحمد کی تعمیر میں بھی ایک دفعہ دس ہزار اور پھر ٹھیکے کا پینتیس ہزار دوسری دفعہ ادا کئے۔ اسی طرح لوہری والا میں پیارے آقا کے خطبات سنوانے کے لئے ڈش کا انتظام آپ نے اپنی جیب سے کیا۔

آپ والدین کے بڑے ہی مطیع اور فرمانبردار تھے۔ ہر طرح سے ان کے آرام و سکون کا خیال رکھتے۔ آپ کی والدہ لوہری والا میں سکونت پذیر تھیں جبکہ آپ لاہور میں مقیم تھے۔ چوہدری صاحب کی بیماری کے دوران ڈاکٹرز نے سفر سے منع کیا۔ تو بھی والدہ کی خدمت میں 90-95 کلو میٹر کا سفر کر کے والدہ کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ ایک دفعہ جب کسی نے ڈاکٹرز کی ہدایت کی طرف توجہ دلائی تو گویا ہوئے اس سلسلہ میں، میں ڈاکٹرز کا حکم نہیں مان سکتا۔

آپ بہت ہی قابل محنتی۔ فرض شناس اور دیانتدار وکیل تھے۔ ایک دفعہ ایک پادری تلاش کرتے ہوئے آپ کے چیمبر میں آیا۔ اور کہا کہ مجھے قادیانی سی۔ اے رحمان کو ملنا ہے۔ چوہدری صاحب نے کہا حاضر ہوں۔ اس نے کہا میرا ایک اہم کیس ہے جس میں میں آپ کو وکیل کرنا چاہتا ہوں۔ چوہدری صاحب نے کہا اتنے دوسرے وکیل چھوڑ کر آپ میرے پاس کیوں حاضر ہوئے۔ اس پر پادری صاحب کہنے لگے۔ مجھے سوائے احمدی وکیل کے کسی اور پر اعتماد نہیں کیونکہ یہ لوگ انتہائی دیانتدار اور امانتدار ہوتے ہیں اور بڑی محنت اور جدوجہد سے کیس پیش کرتے ہیں اور مخالف وکیل کے ساتھ ساز باز نہیں کرتے۔

چوہدری صاحب کی ایک نمایاں خوبی یہ تھی کہ وہ انسان کو بحیثیت انسان دیکھتے تھے۔ امارت اور غربت کو معیار نہیں ٹھہراتے تھے۔ محترم دلپذیر صاحب جو آپ کی ایجنسی میں تقریباً 25 سال ملازم رہے بتاتے ہیں کہ ان پچیس سالوں میں انہوں نے مجھے محسوس نہیں ہونے دیا کہ میں ملازم ہوں اور ان کا رتبہ مجھ سے بڑا ہے۔ ہمیشہ ہی میری دلداری کرتے۔ میری ضروریات کا خیال رکھتے۔ دلداری احباب میں تو آپ اپنے پرائے میں کوئی فرق نہ کرتے۔ محترم محمد افضل منیر صاحب سابق قائد ضلع گوجرانوالہ بتاتے ہیں کہ ایک دفعہ اونچا مانگٹ سے ایک نوجوان میرے پاس آیا۔ جو انتہائی پریشان اور پراگندہ بال تھا۔ اور اپنے گھر کے حالات بتا کر مالی امداد کا خواستگار ہوا۔ میں اسے لے کر محترم چوہدری صاحب کے پاس حاضر ہوا۔ اور اس کے حالات بیان کئے تو آپ نے فوراً آٹھ سو روپے اسے عنایت کئے اور ساتھ ہی کہا آپ خود بھی نماز میں دعا کیا کریں میں بھی آپ کے لئے دعا کروں گا۔

محترم چوہدری صاحب کے چچا زاد بھائیوں عبدالقدوس اور عبدالصمد کی جائیداد کا کیس تھا، آپ نے مجسٹریٹ سے لے کر سپریم کورٹ تک کیس لڑا۔ فیصلہ ان کے حق میں کروایا۔ لیکن ان کے حالات دیکھتے ہوئے کلائنٹس سے کبھی کچھ نہ لیا۔

محترم میاں غلام احمد صاحب سابق امیر ضلع گوجرانوالہ فرماتے ہیں 1974ء میں ہمارے مخالفین نے مختلف نوعیت کے ہم پر کیس بنا دیئے۔ ہم نے اپنی طرف سے محترم چوہدری صاحب کو وکیل کیا۔ انہوں نے سارے کیس نبٹائے۔ اس دوران چوہدری صاحب نے کبھی ہم سے کسی قسم کا کوئی مطالبہ نہ کیا سوائے اس کے کہ ہم خود انہیں کچھ پیش کر دیں۔

1974ء کا دور سارے پاکستان میں عموماً اور گوجرانوالہ میں خصوصاً نہایت ہی پرآشوب اور قیامت خیز دور تھا۔ دوکانیں لوٹی جا رہی تھیں۔ مکان جلائے جا رہے تھے۔ گھر سے بے گھر کیا جا رہا تھا۔ اس وقت چوہدری صاحب امیر ضلع تھے۔ آپ نے تمام حالات و معاملات کو نہایت دانشمندانہ اور بہادرانہ جرأت سے نبٹایا۔ آپ کا گھر رفیوجی کیمپ بنا ہوا تھا۔ تمام متاثرین آپ کے ہاں پناہ لئے ہوئے تھے۔ سب کے لئے روٹی، کپڑے کا انتظام نہایت احسن طریقے سے کرتے۔ بروقت ہر ایک کو کھانا ملتا۔ بعض دوستوں کے پاس کپڑے نہ تھے آپ نے درزی کو بلوا کر کپڑے سلوائے اور انہیں پہنائے۔ متاثرین کو ہمیشہ حوصلہ دلاتے۔ انہیں دعاؤں کی تلقین کرتے۔ خود بھی ان کے لئے دعا کرتے۔

اے خدا تو اپنے اس مہربان بندے پر خاص مہربانیاں فرما۔ اپنی رضا کی جنتوں میں داخل فرما۔ اور ہمیں ان کی اعلیٰ خوبیوں کا وارث بنا۔

محمد اسلم سجاد صاحب

احمدیوں کی قبولیت دعا کا ایمان افروز واقعہ

دعا کے نتیجہ میں بارش ہوئی اور دعا سے تھم گئی

قیام پاکستان کے بعد بھیرہ اور نواحی گاؤں ہجکہ کے متعدد احمدی احباب سے مختلف مواقع پر قبولیت دعا کا ایک ایمان افروز واقعہ سنا۔ یہ واقعہ محترم راجا عبدالمجید صاحب سے تعلق رکھتا ہے۔ راجا عبدالمجید صاحب ہجکہ کے ایسے احمدی گھرانہ سے تعلق رکھتے تھے جو دعوت الی اللہ کے لئے غیر معمولی جوش، جذبہ اور تڑپ رکھنے کے لئے معروف ہے۔ راجا عبدالمجید صاحب، خدا ان پر رحم فرمائے، محترم راجا نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد اور ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجا نذیر احمد ظفر صاحب مرحوم و مغفور کے سگے چچا تھے۔ خاکسار نے تقریباً چالیس برس قبل محترم راجا عبدالمجید صاحب مرحوم سے فرمائش کی کہ وہ یہ واقعہ، پوری تفاصیل کے ساتھ، خود سنائیں۔ محترم راجا صاحب مرحوم و مغفور نے ازراہ نوازش، خود یہ واقعہ سنایا۔

راجا صاحب بیان کرتے ہیں:

"قیام پاکستان سے قبل کی بات ہے کہ میں حسب عادت جب بھی اور جہاں بھی موقعہ ملتا اپنے سکونتی گاؤں ہجکہ کے باسیوں کو احمدیت کا پیغام پہنچاتا اور دعوت الی اللہ کا فریضہ ادا کرتا رہتا۔ ایک موقعہ پر معززین دہ کو جب میں نے پرزور طریقے سے پیغام حق پہنچایا اور اسے قبول کرنے پر زور دیا۔ تو ایک صاحب بولے: راجا تم نے ہمارے کان کھا مارے ہیں۔ ایسی باتیں کرتے ہو جن سے ہم کوئی اثر نہیں لیتے۔ اگر تم واقعی چاہتے ہو کہ ہم تمہارا مذہب قبول کرلیں تو اس کے لئے ہماری ایک تجویز ہے۔ تم جانتے ہو۔ کہ آج کل قحط سالی (روڑہ) کا سماں ہے۔ بارش کی شدید ضرورت ہے۔ تمام دعائیں بے اثر ثابت ہو رہی ہیں۔ تم بھی دعا کرو اپنے ساتھیوں سے بھی کراؤ۔ چنیوٹ کے قریب پہاڑیوں میں جو تمہارے بزرگ ہیں ان سے بھی دعا کرواؤ۔ آج اتوار ہے اگلے اتوار تک بارش ہوگئی تو ہم سارے مل کر تمہارے مذہب میں آجائیں گے۔ لیکن بارش نہ ہوئی تو تمہیں ہمارے ساتھ ملنا ہوگا۔ میں نے ہاتھ بڑھایا۔ کہ بات پکی ہوگئی۔ تم لوگ اس پر قائم رہنا۔ سب نے میرے ساتھ ہاتھ ملایا (یہ معاہدہ حتمی ہونے کی مروجہ دیہی روایت ہے) میں خوشی خوشی واپس آیا۔ احمدیوں کو معاہدے سے آگاہ کیا۔ وہ بولے راجا تم نئے نئے مسائل کھڑے کرتے رہتے ہو۔ اب بتاؤ بھلا خدا کوئی ہمارا ماتحت ہے کہ ہماری دعا ضرور سنے گا۔ تم ایسی باتیں کرنے سے پہلے مشورہ تو کرلیا کرو۔ میں نے کہا جاؤ تمہارے ایمان کمزور ہیں۔ میں خود ہی دعا کروں گا اور بارش برسا کر رہوں گا۔ سب سے پہلے میں نے حضرت صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی) کی خدمت میں خط لکھا۔ اپنے معاہدے کا ذکر کیا اور دعا کی درخواست کی۔ اور خود بھی سراپا دعا بن گیا۔ تمام احمدی احباب جماعت ہجکہ نے بھی دعاؤں کا حق ادا کیا۔ خدا کا کرم یہ ہوا کہ مقررہ دن سے پہلے ہی آسمان پر بادل چھائے۔ گڑگڑائے۔ برسے اور خوب بارش ہوئی۔ میں سجدے میں گر گیا۔ خداوند کریم کی عنایات پر سراپا سپاس ہوا۔ بیعت فارم ساتھ لے کر معززین (چوہدریوں) کے سربراہ کے ہاں پہنچا۔ اور کہا شرط پوری ہو چکی بیعت فارم پر کرو۔ جواب ملا۔ راجا صاحب دیکھیں مانگنے والے آپ لوگ جن کے ساتھ آپ کے حضرت صاحب بھی شامل ہیں اور دینے والا خدا۔ یہ چار چھینٹے تو مذاق ہیں۔ امام وقت مانگے تو خدا اتنا تو دے کہ مزید تمنا نہ رہے۔ مجھے اس بات پر بڑا طیش آیا۔ میں نے غصے میں کہا کہ اب اگلا اتوار تو بہت دور ہے۔ تم لوگ خود میرے پاس بارش رکوانے کے لئے نہ آئے تو میرا نام بھی مجید نہیں۔ صورت حال سے احمدی احباب کو آگاہ کیا تو وہ مجھ پر بڑے برہم ہوئے کہ خدا نے ایک آزمائش پر ہماری عزت رکھ لی۔ سرخرو کیا۔ اب تم اس سے بھی بڑی آزمائش کو دعوت دے آئے ہو۔ میں نے کہا جب احمدیت سچی ہے۔ خدا ہمارے ساتھ ہے تو ہمیں ڈر کس بات کا۔ تمہارے ایمان کمزور ہیں۔ میں حضور کو لکھوں گا اور خود دعائیں کروں گا۔ میں نے حضور کو خط لکھا۔ خود کھانا پینا بھلا دیا۔ سونے کا ہوش نہ رہا ساری ساری رات روتا۔ دن کو دریا پر جاتا۔ دھوپ میں دریا کی ریت پر کھڑے نوافل میں پورا دن بھی گزارا۔ جماعت بھی دعائیں کر رہی تھی۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ تیسرے دن بادل گرجنے کی آوازیں آنے لگیں۔ گھٹا چھانے لگی۔ دیکھتے ہی دیکھتے سیاہ بادلوں نے آسمان ڈھانپ لیا۔ ٹھنڈی ہوا چلی۔ بارش برسنے لگی۔ تیز ہوتی گئی۔ موسلا دھار۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ پانی کا آسمان پھٹ گیا ہے۔ اور پانی کا سمندر ہمیں غرقاب کر دے گا۔ سارا دن۔ ساری رات۔ پھر اگلا دن۔ بارش کا زور کم ہوتا دکھائی نہ دیتا۔ مکانات گرنے لگے۔ گلیوں میں گھٹنے گھٹنے تو تقریباً ہر جگہ بعض مقامات پر کمر تک پانی ہو گیا۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ قیامت ہی آنے والی ہے۔ اچانک معززین دہ کی ایک جماعت میرے پاس آئی کہنے لگی۔ راجا! خدا کا واسطہ بارش رکواؤ ورنہ ہجکہ تباہ ہو جائے گا۔ میں نے کہا بیعت کرو گے کہنے لگے کل ڈیرہ پر آجانا۔ جو کہو گے کرلیں گے۔ تم شرط جیت چکے ہو۔ میں نے رو رو کر دعا کی۔ خدا نے فضل کیا۔ بارش تھم گئی۔ میں اگلے روز کچھ ساتھیوں سمیت بیعت فارم لے کر ان کے ڈیرے پر پہنچا۔ معززین (چودھراہٹ) جمع تھے میں نے مدعا بیان کیا۔ پہلے خاموشی۔ پھر ان کا لیڈر بولا۔ راجا صاحب ہم کل سے اسی مسئلہ پر غور کر رہے ہیں۔ ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ اصل بات یہ ہے کہ خدا مرزائی ہو گیا ہے۔ لیکن خدا بھی مرزائی ہو جائے تو ہماری طرف سے معذرت ہے ہم مرزائی نہیں ہو سکتے۔"

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 36205 میں اختر النساء زوجہ نعیم احمد چیمہ قوم چیمہ پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ غلام محمد چیمہ ضلع خیرپور میرس سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 1-1-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ نقد رقم -/30000 روپے۔ ایک عدد بھینس مالیتی -/13000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی اڑھائی تولے مالیتی -/15000 روپے۔ حق مہر -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ اختر النساء زوجہ نعیم احمد چیمہ گوٹھ غلام محمد چیمہ سندھ گواہ شد نمبر 1 نعیم احمد چیمہ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 نذیر احمد چیمہ ولد غلام سرور چیمہ کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ

مسل نمبر 36206 میں لقمان احمد رانا ولد منظور احمد رانا قوم راجپوت رانا پیشہ معلم وقف جدید عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شریف آباد ضلع حیدرآباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 24-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3400 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد لقمان احمد رانا ولد منظور احمد رانا شریف آباد ضلع حیدرآباد گواہ شد نمبر 1 محمد اسد اللہ وصیت نمبر 25196 گواہ شد نمبر 2 ندیم احمد ناز ولد مربی یاسین قمر آباد ضلع نوشہرو فیروز

مسل نمبر 36207 میں انور بیگم زوجہ اللہ دتہ تارڑ قوم تارڑ پیشہ خانہ داری عمر 71 سال بیعت 1974ء ساکن شہباز کالونی وارڈ نمبر 1 ضلع بدین سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 23-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 5 تولے مالیتی -/31500 روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ انور بیگم زوجہ اللہ دتہ تارڑ بدین سندھ گواہ شد نمبر 1 ایم ریاض احمد رضا ولد محمد شیخ گولارچی ضلع بدین سندھ گواہ شد نمبر 2 فخر احمد فرخ ولد سیف الرحمن بھٹی بدین سندھ

مسل نمبر 36208 میں جاوید احمد گوندل ولد فاروق احمد گوندل قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لطیف آباد حیدرآباد سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 4-9-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد جاوید احمد گوندل ولد فاروق احمد گوندل حیدرآباد گواہ شد

نمبر1 طارق محمود مظفر وصیت نمبر 29211 گواہ شد نمبر2 عدنان مقصود وصیت نمبر 32945

مسل نمبر 36209 میں ظفر اقبال زکی ولد عبدالحمید قوم مغل پیشہ ملازمت عمر30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نئو میر کالونی حیدرآباد سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 25-8-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4400 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ظفر اقبال زکی ولد عبدالحمید حیدرآباد گواہ شد نمبر 1 اظہر اقبال ولد اقبال حیدر حیدرآباد گواہ شد نمبر2 لطف الرحیم طاہر ولد عبدالسلام طاہر حیدرآباد

مسل نمبر 36210 میں محمد زکریا معصوم ولد محمد ادریس قوم جٹ پیشہ معلم وقف جدید عمر22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مٹھی شہر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 7-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3550 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد زکریا معصوم ولد محمد ادریس مٹھی شہر گواہ شد نمبر1 چوہدری مسعود احمد ولد چوہدری علی احمد مٹھی شہر گواہ شد نمبر2 سردار بخش ولد اللہ یار مٹھی شہر

مسل نمبر 36211 میں وجاہت احمد قمر ولد بشیر احمد قوم جٹ پیشہ معلم وقف جدید عمر22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دانو وندال ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 7-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3618 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد وجاہت احمد قمر ولد بشیر احمد دانو وندال ضلع تھرپارکر گواہ شد نمبر 1 چوہدری مسعود احمد ولد چوہدری علی احمد مٹھی ضلع تھرپارکر گواہ شد نمبر2 رانا منیر احمد وصیت نمبر 25192

مسل نمبر 36212 میں انیس احمد ندیم ولد ڈاکٹر رشید احمد قوم راجپوت پیشہ واقف زندگی عمر25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نورنگ حال ملتان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-12-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3600 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد انیس احمد ندیم ولد ڈاکٹر رشید احمد نورنگ حال ملتان گواہ شد نمبر 1 نذیر احمد ولد میاں عمر داد نیو ملتان گواہ شد نمبر2 عبدالمجید امجد وصیت نمبر 16494

مسل نمبر 36216 میں جنت بی بی زوجہ شریف احمد قادیانی قوم علیانہ پیشہ خانہ داری عمر63 سال بیعت 1957ء ساکن احمد نگر ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 19-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 50 گرام مالیتی -/31000 روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/1200 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ جنت بی بی زوجہ شریف احمد قادیانی احمد نگر ضلع جھنگ گواہ شد نمبر 1 منصور احمد ولد چوہدری غلام محمد احمد نگر ضلع جھنگ گواہ شد نمبر 2 انیس احمد پسر موصیہ

تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو۔ (حضرت مسیح موعود)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم نسیم احمد شمس صاحب مربی سلسلہ اصلاح وارشاد مرکزیہ لکھتے ہیں خاکسار کے بہنوئی مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صاحب آف مسعود آباد فیصل آباد کا بائی پاس آپریشن ڈاکٹرز ہسپتال لاہور میں مورخہ 22۔اپریل 2004ء کو ہو چکا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

مکرم فخر احمد فرخ صاحب مربی سلسلہ ضلع بدین سندھ تحریر کرتے ہیں کہ مکرم چوہدری رفیق احمد صاحب ریٹائرڈ وارنٹ آفیسر ایئر فورس ان دنوں شدید علیل ہیں دونوں پھیپھڑوں میں شدید انفکشن ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہو چکی ہے۔ آجکل پی این ایس شفاء کراچی میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو شفاء کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

تقریب شادی

مکرم محمود احمد طاہر صاحب کارکن دارالضیافت ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے برادر نسبتی مکرم ندیم احمد شاہد صاحب ولد مکرم محمد اکرم صاحب دارالفتوح شرقی جو مکرم محمد اسلم پرویز دارالرحمت وسطی (ب) کے بھتیجے ہیں کی شادی خانہ آبادی مورخہ 17۔اپریل 2004ء کو ہمراہ شائلہ ندیم صاحبہ بنت مکرم محمد اشرف خالد صاحب حال مقیم جرمنی سے ہوئی احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتے کو بابرکت بنائے اور دین و دنیا کی ترقیات سے نوازے۔

ولادت

مکرم منظور احمد صاحب ولد مکرم رحمت علی صاحب خادم بیت الذکر اوردھاں ضلع سرگودھا لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کے بیٹے مکرم مقصود احمد صاحب اوردھاں ضلع سرگودھا حال مقیم آسٹریلیا کو مورخہ 14۔اپریل 2004ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بیٹے کا نام "مسرور احمد" عطا فرمایا ہے نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے اور مکرم نسیم احمد صاحب (گھڑی ساز) نصرت آباد ربوہ کا نواسہ ہے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو قرۃ العین، صالح، باعمر اور خادم دین وجود بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم راجہ مبارک احمد صاحب مربی سلسلہ نارووال لکھتے ہیں۔ خاکسار کے سسر مکرم راجہ رحمت اللہ صابر صاحب (صابری دواخانہ) بھمبر آزاد کشمیر 13۔اپریل 2004ء کو وفات پا گئے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے 25 سال تک بطور صدر جماعت بھمبر خدمات کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ مکرم راجہ محمد ارشد صاحب آف ناصر آباد غربی اور راجہ محمد افضل صاحب دارالنصر غربی کے بڑے بھائی تھے۔ آپ کی نماز جنازہ مکرم مقصود احمد قمر صاحب مربی سلسلہ نے بیت المہدی میں اسی روز بعد از نماز مغرب پڑھائی۔ عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم منور احمد خورشید صاحب امیر و مربی انچارج سیالکوٹ حال ربوہ نے دعا کروائی۔ آپ کے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

درخواست دعا

مکرم محمد یٰسین خان صاحب واقف زندگی وکالت مال اول تحریک جدید لکھتے ہیں۔ خاکسار کا بیٹا مکرم محمد طلحہ خان چند دنوں سے بیمار ہے۔ چہرے پر الرجی کے دانے نکل آئے ہیں۔ بخار میں کمی واقع نہیں ہو رہی۔ نیز خاکسار بھی بوجہ فریکچر ٹانگ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہے۔ ٹانگ پر پلستر ہوا ہے۔ گزشتہ ماہ دورہ تحریک جدید کے دوران حادثہ میں خاکسار کی ٹانگ کا فریکچر ہوا تھا۔ خدا تعالیٰ محض اپنے فضل سے مزید پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے ہم کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

چھوٹے قد کا علاج

تین سے بیس سال تک کے لڑکے اور لڑکیوں کو اگر دو ماہ تک مسلسل تین مختلف مرکبات کا باقاعدہ استعمال کروایا جائے تو اللہ کے فضل سے بچوں کے قد مناسب حد تک بڑھ جاتے ہیں اور ان کی خون و کیلشیم کی کمی دور ہو کر صحت بھی اچھی ہو جاتی ہے۔

نوٹ: لڑکے اور لڑکیوں کی دوائی الگ الگ ہے۔

تین مختلف مرکبات پر مشتمل دو ماہ کا مکمل علاج رعائتی قیمت -/300 روپے مع ڈاک خرچ -/360 روپے

ہر اچھے سٹور سے طلب کریں یا ہمیں خط لکھیں۔

عزیز ہومیو پیتھک گولبازار ربوہ فون 212399

خبریں

ربوہ میں طلوع و غروب 26 اپریل 2004ء

طلوع فجر	3-58
طلوع آفتاب	5-26
زوال آفتاب	12-06
غروب آفتاب	6-47

50 کروڑ معذور افراد عالمی ادارہ صحت نے اپنی ایک رپورٹ میں بتایا ہے کہ دنیا میں 50 کروڑ افراد کسی نہ کسی معذوری کا شکار ہیں۔ ان میں سے 80 فیصد کا تعلق ترقی پذیر ممالک سے ہے۔ ترقی پذیر ممالک میں صرف 5 فیصد افراد کو طبی سہولتیں میسر ہیں جبکہ معذور افراد کی ضرورتیں اور تقاضے وہی ہوتے ہیں جو عام صحت مند انسانوں کے ہوتے ہیں لیکن ان کی معذوری انہیں ہر لحاظ سے محرومیوں کا شکار کر دیتی ہے۔

ٹی بی کی سکریننگ کا نیا آلہ ٹی بی کی سکریننگ کے لئے برطانیہ میں اینزنامی ایک نیا آلہ تیار کیا گیا ہے۔ یہ آلہ ٹی بی کی سکریننگ کے موجودہ طریقہ "ہیف ٹیسٹ" کے مقابلہ میں تیز رفتار اور استعمال میں آسان ہے۔ اس کے استعمال کے لئے کسی طبی تربیت کی ضرورت نہیں۔ برطانیہ اور بھارت میں اس کی آزمائش کی جاری ہے۔ (نوائے وقت 16۔اپریل 2004ء)

ساڑھے 5 سالوں میں 2905 خواتین کے قتل کے مقدمات ہیومن رائٹس آف پاکستان کی رپورٹ کے مطابق ساڑھے 5 سالوں میں غیرت کے نام پر 2905 خواتین کے قتل کے مقدمات درج ہوئے۔ پنجاب میں 1707، سندھ میں 910 بلوچستان میں 157 اور سرحد میں 239 مقدمات درج ہوئے۔ جبکہ 1515 مقدمات کے فیصلے سنائے گئے۔ 372 کو سزا اور 1243 کو بری کر دیا گیا۔ (نوائے وقت 16۔اپریل 2004ء)

متعدد ممالک سے سات ہزار پاکستانی ڈی پورٹ امریکہ، کینیڈا، برطانیہ سمیت 12 ممالک سے امیگریشن اور دوسرے قوانین کی خلاف ورزی کی وجہ سے 15 ماہ میں 7 ہزار 71 پاکستانی ڈی پورٹ ہو کر پاکستان واپس پہنچے ہیں۔ پی آئی اے سے بوگس دستاویزات پر باہر جانے والوں کی وجہ سے ائرلائن کو تین ماہ میں 71 لاکھ روپے جرمانہ ہوا۔

(خبریں 16۔اپریل 2004ء)

مضر صحت پانی لاہور میں پینے کیلئے صاف پانی مہیا کرنے اور کئی سال پرانی پائپ لائنوں کو بدلنے کیلئے واسا نے ایشیائی بینک سے کروڑوں روپے مانگ لئے ہیں۔ صوبائی دارالحکومت کا 70 فیصد پانی مضر صحت ہے۔ پائپ لائن زنگ آلود اور مدت پوری کر چکی ہیں۔ جن سے بیماریاں پھیل رہی ہیں۔ محکمہ تحفظات ماحولیات نے سیالکوٹ فیصل آباد، سرگودھا، جھنگ، گجرات، شیخوپورہ، ساہیوال، ملتان، بہاولپور اور ڈی جی خان کا پانی بھی ناقص قرار دیا تھا۔ کسی نے ایکشن نہیں لیا۔

عطایا برائے گندم

ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں۔ لہذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخدلی سے حصہ لیں۔ جملہ نقد عطایا بمد گندم کھاتہ نمبر 4550/3-981 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین جلسہ سالانہ ربوہ)

اب بغیر آپریشن کے
[illegible]
THERMACHOICE
خدا کے فضل سے فضل عمر ہسپتال میں اب یہ جدید طریقہ علاج موجود ہے۔ جس سے ایسی خواتین استفادہ کر سکتی ہیں جن کو بے قاعدہ یا زیادہ مقدار میں خون پڑتا ہے۔
☆ اس طریقہ علاج میں بڑے آپریشن کی ضرورت نہیں ہے
☆ ہسپتال میں قیام صرف ایک دن کیلئے ہے۔
☆ یہ عمل بین الاقوامی طور پر مصدقہ، محفوظ اور موثر ہے
☆ دنیا بھر میں پونے دو لاکھ سے زائد خواتین اس عمل سے استفادہ کر چکی ہیں۔
☆ یہ سہولت پاکستان میں بہت کم جگہوں پر میسر ہے۔
مزید معلومات کیلئے 213909 پر گائنی آؤٹ ڈور سے رابطہ کریں
فضل عمر ہسپتال ربوہ
tel:213970-211373-212659
www.foh-rabwah.org

ہمارا سورج

سورج آٹھ لاکھ پینسٹھ ہزار (8,65,000) میل کے قطر کا ایک عظیم گولہ ہے جو جسامت میں ہماری زمین سے اتنا بڑا ہے کہ دس لاکھ زمینیں اس کے اندر سما سکتی ہیں لیکن چونکہ ہماری زمین ٹھوس مادہ سے بنی ہوئی ہے جب کہ سورج ہائیڈروجن اور اس سے آگے بننے والی ہیلیم گیسوں پر مشتمل ہے جو دنیا کی ہلکی ترین مادہ کی شکلیں ہیں اس لئے ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ وزن کے حساب سے سورج ہماری زمین سے تین لاکھ تینتیس ہزار چار سو (3,33,400) گنا بڑا ہے۔ جس طرح ہماری زمین اپنے محور کے گرد ایک چکر ایک دن میں مکمل کر لیتی ہے اسی طرح سورج اپنی محوری گردش ایک مہینہ میں مکمل کرتا ہے۔ جسامت اور گردش محوری کے نتیجہ میں جو کشش ثقل پیدا ہوتی ہے اس کو توڑ کر باہر نکلنے کے لئے جس طرح زمین کے دائرہ کشش سے باہر نکلنے کیلئے راکٹ اور خلائی جہازوں کو پچیس ہزار (25,000) میل فی گھنٹہ کی کم از کم رفتار درکار ہوتی ہے اسی طرح سورج کی یہ کشش ثقل اس قدر زیادہ ہے کہ اس سے باہر نکلنے کے لئے کسی بھی راکٹ کو تیرہ لاکھ بیاسی ہزار چار سو (13,82,400) میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اڑنا ہو گا! زمین چونکہ سورج کے گرد بیضوی مدار میں گردش کرتی ہے اس لئے سورج کا زمین سے فاصلہ کم از کم نو کروڑ چودہ لاکھ (9,14,000,00) میل اور زیادہ سے زیادہ نو کروڑ پینتالیس لاکھ (9,45,000,00) میل ہوتا ہے۔ اس کے اندر تھرمونیوکلیئر Thermonuclear عمل کے ذریعہ مسلسل توانائی پیدا ہوتی رہتی ہے جس میں ہائیڈروجن کے چار ایٹم باہم پیوست ہو کر ایک ہیلیم کے ایٹم سے تبدیل ہوتے ہیں اور اس عمل کے پیدا ہونے کے لئے ایک کروڑ چالیس لاکھ سینٹی گریڈ ڈگری کی حرارت درکار ہے (یاد رہے محض ایک سو سینٹی گریڈ ڈگری پر پانی کھولنے لگتا ہے) تو اس طرح سورج کا مرکز اس قدر حرارت اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی توانائی کا منبع ہے اور ابھی یہ سورج اس کائنات میں محض ایک "زرد بونا" ہے۔ اس توانائی اور گردش کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی کشش ثقل کی وجہ سے نو عدد سیارے اس کے گرد گردش کرتے ہیں جن میں سے قریب ترین چار سیارے زمین کی طرح ٹھوس اور باقی سیارے گیسوں سے بنے ہوئے ہیں۔ ان نو سیاروں کے علاوہ ہمیں زمین کی فضا میں شہاب ثاقب دکھائی دیتے ہیں جو دراصل نظام شمسی کا حصہ نہیں ہیں بلکہ دمدار ستاروں کی لاکھوں میل لمبی دم کے سورج کی حرارت سے پگھل جانے کے نتیجہ میں اس سے جھڑنے والے ذرات ہیں جو خلا کی وسعتوں میں آوارہ گھومتے پھرتے ہیں اور ان میں سے جو زمین کے دائرہ کشش کے اندر سے گزرتے ہیں انہیں زمین نیچے کھینچ لیتی ہے لیکن چالیس ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے جب وہ گرتے ہیں تو فضا میں موجود ذرات سے رگڑ کھا کر جل کر راکھ ہو جاتے ہیں اور ہمیں سفید روشنی کی لکیر کی صورت میں دکھائی دیتے ہیں ان میں سے بیشتر ریت کے ذرات کی مانند چھوٹے ہوتے ہیں لیکن کچھ کئی ٹن وزنی بھی ہیں جو پورے کے پورے نہ جل سکنے کی وجہ سے بقیہ حصہ زمین پر گر پڑتا ہے۔ یہ پتھر اور لوہے کی آمیزش سے بنی ہوئی چیزیں ہیں۔ البتہ سورج سے فاصلہ کے لحاظ سے دور چوتھے نمبر کے سیارے مریخ Mars اور آگے مشتری Jupiter کے درمیان کی پٹی میں جو شہاب ثاقب پائے جاتے ہیں انہیں Astroids کہا جاتا ہے اور وہ اتنے بڑے بڑے سائز کے ہیں کہ ایک ایک کا قطر 600 میل تک کا ہو سکتا ہے اور وہ ہزاروں کی تعداد میں گھومتے پھرتے ہیں۔ محض خوش قسمتی کی بات ہے کہ جو خلائی جہاز اس پٹی میں سے گزر کر آگے گئے ہیں ان میں سے کوئی بھی ان کی زد میں نہیں آیا ہے۔

سی پی ایل نمبر 29

شادابی
تیار کردہ: ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
04524-212434 Fax:213966

زری کے بہترین سوٹوں پر زبردست لوٹ سیل لگ گئی
فرحت علی جیولرز
اینڈ زری ہاؤس
... ربوہ فون: 04524-213158

ارشد جھٹی پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ ربوہ بالمقابل ریلوے لائن
فون آفس: 212764 گھر: 211379

Hamid Ali Khan
Proprietor
AL-FIRDOUS
GARMENTS
Deals in: Shirts, Dress Shirts, Dress Pents, Jeans & All kinds of Children Garments
35-New Anarkali, Lahore. Tel:7324448

نورتن جیولرز
زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ
ریلوے روڈ نزد یوٹیلیٹی اسٹور ربوہ
فون دکان 213699-214214 گھر 211971